نگران منصور احمد خان

مدیر حیدر علی ظفر

ماہنامہ مغربی جرمنی

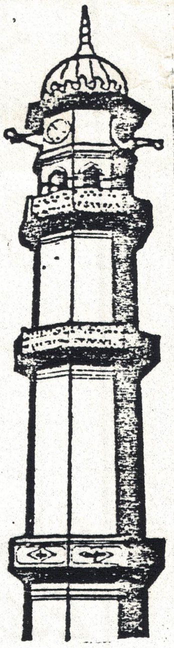

اخبار احمدیہ

جون
1982

کتابت۔ مقصود الحق   معاونت۔ طاہر محمود کاہلوں

اداریہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ کا سانحہ ارتحال

8 جون 1982 بروز منگل مشیئتِ ایزدی کے مطابق ہمارے پیارے امام و مُطاع سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضی اللہ عنہ مختصر علالت کے بعد لاکھوں دلوں کو سوگوار چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون بقا صرف اللہ تعالیٰ کو ہی ہے۔ حضرت سیدنا مرزا ناصر احمد صاحب رضی اللہ عنہ بچپن سے لیکر آخر دم تک اسلام کی اشاعت اور استحکام کیلئے ہمہ تن مصروف رہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رض کی وفات کے بعد 8 نومبر 1965 کو خلافت کی ذمے داری خدا تعالیٰ نے آپ پر ڈالی آپکی راہنمائی میں جماعت احمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے ہر لحاظ سے ترقیات عطا فرمائیں۔ آپنے قرآن عظیم کی تعلیم اور اشاعتِ اسلام کیلئے مختلف تحریکات جاری فرمائیں مثلاً تعلیم القرآن، وقفِ عارضی، فضل عمر فاؤنڈیشن نصرت جہاں سکیم، اور صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ۔ آپکے سنہری کارنامے تاریخ کا ایک سنہری باب ہیں اسلام کی سربلندی کی خاطر خدائے واحد کا پیغام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے گوشے گوشے میں گاڑنے کیلیے آپنے اپنی تمام تر آسائشوں کو ترک کرتے ہوئے اور اپنی پیرانہ سالی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے متعدد بار اکناف عالم کے سفر اختیار کئے اور ساری دنیا کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آجانے کی دعوت دی آپ نے تین خداؤں کے جھوٹے عقیدہ کو عیسائیت کے گڑھ میں بنفسِ نفیس تشریف لاکر اس رنگ میں اسکا غلط ہونا ثابت کیا کہ کسی کو بھی اسکے جواب کی توفیق نہ ملی آپ نے خدائے واحد کے نام اور اسکی صفات کی حمد کرنے کیلیے پوری دنیا میں مساجد کی تعمیر کا وسیع پیمانے پر منصوبہ بنایا آپکے دور میں سویڈن۔ ناروے، جاپان اور افریقہ کے ممالک میں کئی مساجد تعمیر ہوئیں آپکے عہدِ مبارک میں سرزمین سپین میں ساڑھے سات سو سال بعد انتہائی دشوار اور نامساعد حالات میں پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ حضرت مسیح و مہدئ معہود کے اس ذوالقرنین خلیفہ نے پندرھویں صدی کا آغاز برازیل اور اٹلی

میں مساجد تعمیر کرنے کے منصوبہ سے نوازا آپکے دور میں جماعت احمدیہ آزمائش و امتحان کا وقت بھی آیا غم اور خوشیاں بھی آئیں مگر ہمیشہ مسکراتے رہنے کی تلقین فرمائی۔ دل اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ آپکے دل کی دھڑکن حمد و ثنا کے ترانوں کی لے پر دھڑکتی رہی اور دیکھنے والی ہر آنکھ اس امر کی گواہی دے رہی ہے کہ جو ذمہ داری آپکے سپرد کی گئی تھی اسے کماحقہ پورا کیا۔

اے جانے والے تجھے تیرا پاک عہد خلافت مبارک ہو کہ تو نے اپنے امام و مطاع مہدی علیہ السلام کی امانت کو خوب نبھایا اللہ کی بخشش اور رحمت کا سایہ ہمیشہ آپ پر رہے۔ آمین ثم آمین۔

قدرت ثانیہ کا ظہور

اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی خاطر اللہ تعالیٰ نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپکے دست فیض سے ایک ایسا پودا لگایا جسکے متعلق یہ الٰہی فیصلہ ہے کہ یہ بڑھیگا پھولیگا اور پھیلیگا اور کوئی نہیں جو اسکو روک سکے اس پودا کی آبیاری کا مستقل انتظام خدا تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کے ذریعے فرمایا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل ایک رسالہ تحریر فرمایا جسمیں قدرت ثانیہ کے متعلق واضح الفاظ میں فرمایا کہ وہ دائمی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ہمپر بڑا کرم اور بے پایاں فضل ہے کہ اُسنے ہمیں ایکبار پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رضؓ کی جُدائی کے عظیم صدمہ کے بعد مؤرخہ 10 جون 1982 کو قدرت ثانیہ کے چوتھے مظہر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر اتحاد و سلامتی کی راہ پر قائم رکھا۔ آپکے احکامات کی بجاآوری میں ہماری دنیا و آخرت کی بھلائی ہے

قدرت ثانیہ سے مراد خلافت کا روحانی نظام ہے جو خدا تعالیٰ کے نبی کی زندگی کے بعد ظہور میں آتا ہے ساری خوبیاں اور برکات وحدت میں ہیں اور وحدت خلافت ہی سے وابستہ ہے آج یہ روحانی نظام اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا ہے خدا تعالیٰ اپنے انعامات سے اُنہیں کو نوازتا ہے جنکی عاجزی انکساری ایمان اور کامل اطاعت سے خوش ہوتا ہے اور اپنی عنایات انہیں کو عطا کرتا ہے جو اسکی نعمتوں کی قدر اور حفاظت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میں اس آسمانی نعمت کی عطا کی خاطر جماعت احمدیہ کو منتخب فرمایا ہے کیونکہ اسکی عاجزانہ راہیں اسکو پسند آئیں۔ آج زیر آسمان جماعت احمدیہ ہی وہ واحد جماعت ہے جسکو خدا تعالیٰ کے احکام کی بجاآوری کی توفیق کے مطابق ایک ہاتھ پر لبیک کہتے ہوئے اسکے ہر اشارہ کو روحانی زندگی سمجھ کر قبول کرتی ہے اور اس سے ذرہ بھر غفلت اپنی روحانی موت تصوّر کرتی ہے کیونکہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے خدا تعالیٰ جسکو مقام خلافت پر فائز کرتا ہے وہ معمولی وجود نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ انھیں اپنے دست قدرت سے اس مقام پر کھڑا کرتا اور ہر رنگ میں اسکی حفاظت کرتا ہے انہیں بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا انکی زبان سے وہی الفاظ نکالتا اور وہی کام کرواتا ہے جو اُسے پسندیدہ ہوتے ہیں اسلئے وہ بہت مبارک وجود ہوتے ہیں جنکے آنے سے مومنوں کی خوف کی حالت امن میں بدل جاتی ہے۔

سوائے خلافت رابعہ کے عظیم برکتوں والے وجود! اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور راہنمائی ہر آن آپکے شامل حال رہے اور مومنوں کے قافلہ کی قیادت و کمان آپکو قبول ہو۔ اس عہد کیساتھ ہم آپکو نئے دور کی مبارک دیتے ہیں کہ آپ ہمیں تادم آخر اپنا کامل اطاعت گزار اور فرمانبردار پائینگے انشاءاللہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام کے سچے خادم کی حیثیت سے اپنے آقا و مولا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اطاعت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام احباب جماعت مغربی جرمنی کے نام :-

مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صدر جرمنی کی جماعت کی نمائندگی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نور اللہ مرقدہ کی نماز جنازہ میں شرکت کیلئے پاکستان، ربوہ تشریف لے گئے تھے کی وساطت سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زبانی درج ذیل پیغام احباب جماعت احمدیہ جرمنی کو ارسال فرمایا ہے ؎

"جرمن جماعت کے بھائیو، بہنو اور بچو!

اللہ تعالیٰ نے اپنا زبردست معجزہ اور نشان ظاہر فرمایا ہے۔

اور خلافت کو ہر خطرہ سے محفوظ کرتے ہوئے میری ذات میں ظاہر فرمایا ہے۔

ہماری جماعت کیلئے ایک نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ اور ہر احمدی کو کوشش

اور مجاہدہ میں بھی اضافہ کرنا چاہیئے۔ اور اسلام اور احمدیت

کی ترقی اور سربلندی کیلئے ہمیں اپنی مساعی میں بھی اضافہ کرنا چاہیئے"

مسائل رمضان

اسلامی عبادات میں سے روزہ ایک خاص عبادت ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں روزوں کی فرضیّت کا حکم نازل فرمایا ہے اور اُسے تقویٰ کے حصول کا ایک بہترین ذریعہ قرار دیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہر بالغ مسلمان پر رمضان المبارک کے روزے فرض ٹھہرائے ہیں۔ رمضان المبارک کی خیر و برکت کے ذکر کے بعد فرمایا ہے فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ کہ جو شخص اِس مہینہ میں حاضر ہو یعنی مسافر اور بیمار نہ ہو اسکے لیے لازمی ہے کہ اس کے روزے رکھے۔

مسائل رمضان از روئے احادیث و قرآن

- بیمار اور مسافر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ بیماری اور سفر کیوجہ سے رہ جانے والے روزے دوسرے دنوں میں پورے کرے۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کو شَهْرُ الْمُؤَاسَاة ہمدردی کا مہینہ قرار دیا ہے اسماہ میں صدقہ و خیرات پر زور دینا لازمی ہے
- جو شخص دائمی بیماری یا بڑھاپے وغیرہ کے باعث مستقل طور پر روزہ نہیں رکھ سکتا اسکے لئے روزانہ ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ لازمی ہے
- روزہ رکھنے کی نیت رات سے کرنی مناسب ہے وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رمضان اللہ تعالیٰ کے الفاظ بطور نیّت روزہ پڑھے جاسکتے ہیں
- روزہ کیلئے سحری کھانے کا تاکیدی حکم ہے۔ روزہ کھجور، پانی یا کسی بھی حسب پسند چیز سے افطار ہو سکتا ہے
- روزہ دار کے بھول کر کھا پی لینے سے شرعاً اسکا روزہ قائم رہتا ہے۔ اسکے ثواب میں کوئی فرق نہیں پڑتا
- روزہ دار کا روزہ افطار کرانا بھی خاص ثواب کا موجب ہے اس سے روزہ دار کے ثواب میں کسی قسم کی کمی نہیں ہوتی۔
- رمضان میں کثرت سے قرآن کریم کا پڑھنا اور سننا لازمی ہے تراویح میں شرکت پسندیدہ ہے البتہ تہجد پڑھنا بہتر ہے

- رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا سنت ہے اعتکاف بالعموم جامع مسجد میں ہوتا ہے اعتکاف بیس رمضان المبارک بعد نماز فجر کیا جاتا ہے
- آخری عشرہ کی عموماً طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات لیلۃ القدر ہوتی ہے یہ بابرکت رات قبولیت دعا کا خاص موقع ہوتا ہے اسکے لیے ایک مسنون دعا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ بھی ہے ۔
- روزہ انطار کرنے کے وقت یہ دعا پڑھی جاتی ہے اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ
- روزہ کے دوران ہر قسم کے ناجائز فعل اور ناجائز تصرف سے مجتنب رہنا ضروری ہے جھگڑا کی صورت میں اِنّی صائم کہہ کر پہلوتہی کی جائے
- ہر چھوٹے بڑے کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا ہونا لازمی ہے جرمنی میں اسکی شرح 5 مارک فی کس مقرر کی گئی ہے
- سحری نہ کھا سکنے کی صورت میں اسطرح روزہ رکھنا کہ اسکے لئے تکلیف مالا یطاق نہ ہو تو بغیر سحری کھائے روزہ رکھنا لازمی ہے
- مخلصانہ طور پر روزے رکھنے والے کو بشارت ہے کہ اسکے گناہ معاف اور خدا کا قرب حاصل ہو گیا ۔ جعلنا اللّٰہ منھم ۔ آمین۔

تجدید بیعت

یہ امر احباب جماعت احمدیہ پر واضح ہونا چاہیے کہ ہر خلیفہ کی بیعت ضروری ہے یہ بیعت تجدید بیعت کہلائیگی۔ اس بیعت کے متعلق یہی حکم ہے کہ فی الفور ہونی چاہیے وہ احباب جو کسی جماعت سے منسلک ہیں وہ اپنی جماعت کے صدر / سیکرٹری کے ذریعے بیعت فارم متعلقہ مشن میں بھجوائیں۔ جن احباب کا مشن سے براہ راست تعلق ہے وہ براہ راست متعلقہ مشن میں اپنا بیعت فارم بھجوائیں اگر کسی احمدی بھائی تک بیعت فارم نہ پہنچا ہو وہ بذریعہ خط مشن سے یہ فارم حاصل کرلے ۔ فارم پُر کرنے سے قبل تمام فارم کو بغور پڑھ لیا جائے ۔

(مشنری انچارج مغربی جرمنی)

خصوصی درخواست دُعا

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت پچھلے دنوں بہت خراب رہی بلڈ پریشر اعتدال سے کم رہا سر درد اور کمزوری بھی رہی احباب جماعت سیدہ ممدوحہ کی کامل صحتیابی اور عمر میں برکت کیلیے بالالتزام دعائیں کریں

پتہ درکار ہے :- درج ذیل احباب اگر خود اعلان پڑھیں یا کسی صاحب کو موجودہ پتے کا علم ہو تو ہمبرگ مشن کو اطلاع دیں

1 محمد خان صاحب 2 ۔ سلطان احمد طارق آف OSNABRÜCK

3 ۔ محمد رفیق بٹ صاحب پہلے STADTLOHN میں رہتے تھے ۔

دعائے مغفرت

دعائے مغفرت :- گذشتہ ماہ مؤرخہ 14 مئی کو کنری سندھ میں میرے والدِ محترم چوہدری رستم علی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۔ مورخہ 16 مئی کو نماز جنازہ مولوی عبد المالک خان صاحب نے پڑھائی جسکے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی ۔ میں تمام احباب جماعت سے والدِ محترم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلیے دُعا کی درخواست کرتا ہوں ۔

(حیدر علی ظفر مبلغ سلسلہ ہمبرگ)

ماہانہ اجلاس :- HANNOVER جماعت کا ماہانہ اجلاس ہر ماہ کی آخری اتوار دو بجے درج ذیل جگہ منعقد ہوتا ہے ہنوور اور قریب رہنے والے احباب سے شرکت کی درخواست ہے ۔

WEGERICHTRIFT-3 3 HANNOVER 51

THE ALFAZL DAILY Rabwah, Pakistan.

تجدید بیعت نئی زندگی اور احیائے نو کا وقت ہے

مجھے یوں لگا جیسے میں کل مر چکا ہوں اور ایک نیا وجود پیدا ہوا ہے

خلافتِ احمدیہ وہ شجرہ طیبہ ہے جس کی جڑیں کوئی نہیں اکھاڑ سکتا

جماعتِ احمدیہ کا قیام اس کی تربیت اور رنگ ڈھنگ ایسا ہے جس کی کوئی نظیر دنیا میں کہیں نہیں ملتی

مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع کے پہلے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

ربوہ۔ ۱۱ احسان / جون۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں۔ رحمتوں اور برکتوں کے جلو میں شروع ہونے والے اپنے دورِ خلافت کا پہلا خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے احباب جماعت کو اپنی زندگیوں میں انقلاب لانے کی پرزور تلقین فرمائی اور بیعت کے فلسفہ پر بہت احسن اور بصیرت افروز رنگ میں روشنی ڈالی۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک بج کر آٹھ منٹ پر مسجد اقصیٰ کی محراب کے جنوبی دروازے سے مسجد میں تشریف لائے اور منبر پر کھڑے ہو کر "السلام علیکم" کہا اور فرمایا "اذان کہیں"۔ اس کے بعد حضور منبر کے محدود سے سٹیج پر نیچے بیٹھ گئے۔ اذان ہونے کے بعد حضور کھڑے ہوئے اور تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے آیاتِ قرآنی "هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ" (حشر : ۲۳) کی تلاوت فرمائی۔

پھر فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا جب عقد ثانی ہوا تو حضور نے مجھے فرمایا میرے دل کی عجیب کیفیت ہے۔ میرے دل میں دو دھارے ایک ساتھ بہہ رہے ہیں۔ ایک طرف تسکین اور سکینت کا دھارا ہے دوسری طرف گہرے غم کا ایک دھارا ہے۔ یہ دونوں دھارے ساتھ ساتھ چل رہے ہیں اور یہ ایک ایسی کیفیت ہے جس کا بیان کرنا مشکل ہے۔ یہ دونوں دھارے کامل صلح کے ساتھ ساتھ بہہ رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ یہی کیفیت آج میری ہے ایک طرف غم کا دھارا ہے اور دوسری طرف سکینت کا عالم ہے۔ حضور نے بھرائی ہوئی آواز میں فرمایا۔ میں تو خلافت کا ایک ادنیٰ غلام تھا۔ آج اس سٹیج پر قدم رکھتے ہوئے مجھے خوف پیدا ہوا اور میں اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کرتا ہوا یہاں تک پہنچا ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ حضور (حضرت خلیفہ ثالث) کی یاد دل سے محو ہونے والی نہیں۔ ان کی زندہ جاوید شخصیت کے تذکرے ہوتے رہیں گے۔ حضور نے اپنی وفات سے ایک روز قبل آپا طاہرہ (حضور کی حرم ثانی) سے فرمایا۔ گزشتہ چار روز میں میں نے اپنے رب سے بہت باتیں کی ہیں۔ میں نے اپنے رب سے عرض کیا۔ اے اللہ اگر تو مجھے بلانے میں راضی ہے تو میں تیری رضا پر راضی ہوں۔ میرے دل میں کوئی تردد نہیں ہے لیکن اگر تیری رضا یہ اجازت دے کہ جو کام میں نے شروع کئے ہیں ان کی تکمیل اپنی آنکھوں سے دیکھ سکوں تو یہ تیری عطا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جس طرح حضرت خلیفہ ثالث اللہ کی رضا پر راضی تھے اسی طرح آج جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہے اور اسی میں برکت ہے۔ حضور نے فرمایا۔ خلافت کے قیام کا مقصد توحید کا قیام ہے اور اللہ تعالیٰ نے خلافت کے قیام اور اس کے ثمرات عطا کرنے کا جو وعدہ کیا ہے وہ اٹل ہے۔ خلافت کے انعام کا آخری پھل یہ ہے کہ اللہ نے فرمایا:۔

"یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ بِیْ شَیْـًٔا"

یعنی وہ میری عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ کی عبادت کے ذریعہ اور شرک سے بکلی اجتناب کے ذریعہ سے آخری جنت کے حصول کا وعدہ پیدا ہو گا۔ حضور نے اس وعدے کی تکمیل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ آج جماعت احمدیہ جس امن اور سکون و صلح پر بسر رہی ہے یہ ایسے حیرت انگیز ہیں کہ کوئی قوم اس کے پاسنگ بھی نہیں۔ جماعت احمدیہ کا قیام سیدنا حضرت (اقدس ۔۔۔۔ مثل) کے زندہ معجزات میں سے ایک ہے۔ اور جماعت کا قیام اس کی تربیت اس کا رنگ ڈھنگ ایسا عظیم۔ بے نظیر اور حیرت انگیز ہے کہ دنیا کی کوئی قوم اس کے پاسنگ بھی نہیں۔ جماعت کے اندر عشق اور محبت کی ایک ایسی فضا ہے کہ دیکھ کر باہم ایک دوسرے پر رشک آتا ہے۔ پیار بھی کر رہے ہیں مگر پیار رکھتے ہوئے بھی ڈر رہے ہیں کہ ہم سے بھی بڑھ کر کوئی پیار نہ کر رہا ہو۔ حضور نے فرمایا فی الحقیقت جماعت احمدیہ کی یہ مثال دنیا بھر میں اتنی انوکھی ہے کہ ایسی کوئی دوسری مثال ملنا تو کجا اس کا شائبہ تک کہیں نظر نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کو توحید پر قائم رکھتے ہوئے ہر قسم کے فتنوں سے بچنے کی جبلت اس کی سرشت میں رکھ دی ہے۔ حضور نے فرمایا۔ فتنوں کو دور کرنے کی کوشش تو تعمیل حکم کے لئے ہے یہ کسی خوف کی وجہ سے نہیں ہے کیونکہ خوف دور کرنے کا وعدہ تو اللہ تعالیٰ نے "وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ" کہہ کر کر دیا ہے۔ کہ خوف کو اللہ دور کرے گا۔ گویا تدبیریں کرنا صرف تعمیل حکم ہے۔ خلافت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہ قائم تھی اور قائم و دائم رہے گی۔ انشاء اللہ۔

حضور نے جماعت احمدیہ میں خلافت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ ہمیشہ مہکنے والے عطر کی طرح معطر رہنے والی چیز ہے۔ یہ اس شجرہ طیبہ کی طرح ہے جس کی جڑیں کوئی نہیں اکھاڑ سکتا کوئی آندھی کوئی ہوا اس کو ہلا نہیں سکتی۔ یہ ایسا سدا بہار درخت ہے جو کبھی خزاں کا منہ نہیں دیکھتا اور ہر آن اپنے رب سے پھل پاتا ہے اور یہ نظارہ جماعت نے روزِ ازل سے اپنے خدا کے فضل و رحم سے دیکھا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی اس رحمت پر شکر کرنا ایک بندہ کا اور لازوال پہلو ہے یہ کسی فرد کے ساتھ وابستہ نہیں۔ یہ تو منصب خلافت سے وابستہ ہے مگر اس کے ساتھ ایک شرط بھی ہے کہ دیکھو اللہ وعدہ تو کرتا ہے کہ تمہیں خلیفہ عطا کرے گا۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ تم پر بھی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں کیونکہ یہ انعام اسی کو ملتا ہے جو دن رات اعمالِ صالحہ کرتے رہیں۔ اس لحاظ سے تمہاری ذمہ داری ہے کہ اپنی زندگیوں کو اعمال صالحہ کے سانچے میں ڈھال دو۔ حضور نے فرمایا۔ خدا کرے کہ خدا کا یہ وعدہ ہمارے ساتھ پورا ہو اور خلافتِ احمدیہ ہمیشہ شان کے ساتھ ایک ایسے درخت کی طرح مستحکم ہو جس کی شاخیں آسمان پر اور جس کی جڑیں زمین کے اندر تک ہوں۔

حضور نے فرمایا۔ جب بھی کوئی وصال کا موقعہ آتا ہے تو مختلف ریزولیوشن پاس ہوتے ہیں جن میں لفاظی اور مبالغہ آمائی بھی ہوتی ہے مگر جہاں تک جماعت احمدیہ کی روایات کا تعلق ہے میں پورے یقین پر کھڑے ہو کر یہ کہتا ہوں کہ بعض اوقات اپنی بات کہنے کے لئے مناسب الفاظ ہی نہیں ملتے اور جماعت کو اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرنا بھی ممکن نہیں ہوتا۔ حضور نے فرمایا اس مرتبہ بھی جانے والے اور آنے والے کے بارے میں ریزولیوشنز پاس ہوں گے۔ حضور نے فرمایا۔ میں اس موقعہ پر ایک اور طرف توجہ دلا کر جماعتی ریزولیوشنز میں تبدیلی کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ حضور نے فرمایا جماعت کی شان اس سے زیادہ کا تقاضا کرتی ہے جو عام طور پر کہا جاتا ہے ان ریزولیوشنز میں جانے والے کے بارے میں یہ کہنا چاہیے کہ ہم تیری نیک یادوں کو زندہ رکھیں گے اور یہ عہد کریں گے کہ اے جانے والے! اگر اس دنیا میں تیری روح تیرے نیک عزائم کی تکمیل سے تسکین نہیں پا سکی تو ہم ان کی تکمیل کر کے اس دنیا میں تسکین کا سامان مہیا کریں گے اور آنے والے کے لئے جو ریزولیوشنز ہوں ان میں اس عہد کو تازہ کیا جائے کہ ہم اپنے دلوں سے معصیت اور گناہوں کے چراغ بجھا دیں گے اور تقویٰ کے چراغ روشن کریں گے اور اے آنے والے! ہم تجھ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم قیامِ شریعت کی کوششوں میں جو اللہ کے فضل کے سوا کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ دعائیں کر کے تیری مدد کریں گے۔ حضور نے فرمایا کوئی ایک ذات اس عظیم کام کا حق ادا نہیں کر سکتی۔ اس کے لئے ہمیں ایک ہاتھ کی طرح کرنے اٹھانے کے نظم و ضبط کا مظاہرہ کرکے اور تمام لوگ نیکیوں میں تعاون کرکے کوشش کریں گے کہ ہر جگہ خدا تعالیٰ کے پیار اور اللہ کی یاد سے دل زیادہ روشن کریں گے جھگڑے اور فساد مٹا دیں گے اور اس دنیا میں جنت قائم کرنے کی کوشش کریں گے اور دنیا بھر میں حضرت (اقدس ...... ثانی) کے پیغام کو جاری کرنے کی پوری کوشش کریں گے ـــ کمزوریاں دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

باقی صفحہ ۶ پر

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام - احباب جماعت کے نام!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

پیارے احباب جماعت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے سخت زخمی دلوں کے زخموں میں ایک ایسا زخم بھی ہے جو روز بروز زیادہ بھیانک، زیادہ گہرا اور زیادہ تکلیف دہ ہوتا چلا جا رہا ہے اور ہر لمحہ ہمارے دلوں سے خونابہ ٹپکا رہا ہے۔ میری مراد اسرائیل کے اُن انتہائی بھیانک اور بہیمانہ مظالم سے ہے جو وہ بڑی بیدردی اور سفاکی کے ساتھ مسلمانانِ عالم پر توڑ رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث اپنی زندگی کے آخری ایام میں اس کا شدید دکھ محسوس فرما رہے تھے اور اس ذکر پر اُن کی آنکھیں مجسّم درد بن جاتی تھیں۔

یہ درست ہے کہ بظاہر ہم ایک کمزور اور چھوٹی سی جماعت ہیں جو دنیا کی نظر میں التفات کے لائق بھی نہیں لیکن میں جانتا ہوں اور آپ بھی جانتے ہیں کہ ہم اپنے ربّ کے ادنیٰ غلام ہیں اور استحقاق کے بغیر ہمیشہ اس کی رحمت اور فضلوں کے ہم مورد رہے ہیں اور وہ ہماری گریہ وزاری کو قبول فرماتا ہے۔ پس میں تمام احمدی احباب مرد و زن، بوڑھوں اور بچوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ بڑے درد و کرب سے اللہ کے حضور ایک شور مچا دیں کہ وہ ہمارے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونیوالے ہر فرد و بشر پر رحمت اور کرم کی نظر فرمائے اور اپنے آنسوؤں سے سجدہ گاہوں کو تر کر دیں اور اپنے ربّ کی رحمت کے قدم چوم کر عرض کریں۔ اے آقا رحمٰن رحیم! ہمارے سینے اس غم سے پھٹ رہے ہیں۔ اُمّتِ محمدیہؐ سے درگزر اور عفو کا سلوک فرما اور اپنے محبوب محمدؐ کے نام کی برکت سے ان کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کر دے اور ان کمزوروں کو دشمنانِ اسلام کے خلاف طاقت اور غلبہ عطا فرما۔ مسلمانوں کے دشمنوں سے ان دردناک مظالم کا انتقام خود اپنے ہاتھ میں لے لے یا پھر یہ عظیم تر معجزہ دکھا کہ دشمنوں کے دل یکسر بدل دے اور وہ حضرت محمد مصطفےٰ کی اُمّت کا خون بہانے کی بجائے خود اپنے خون سے ان مظالم کا کفارہ ادا کرنے کی سعادت پائیں۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے بیقرار دلوں کی دعاؤں کو پایۂ قبولیت میں جگہ دے گا اور ہمارے سخت زخمی دلوں کے اندمال اور سکینت کا سامان پیدا فرمائیگا۔

اے خدا! ایسا ہی کر! دیکھ ہم تیرے حضور ذبح ہونیوالی قربانیوں کی طرح تڑپ رہے ہیں۔

اے دل تو نیز خاطر اینان نگاہ دار
کاخر کنند دعویٔ حبّ پیمبرم!

والسلام خاکسار

مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح

بقیہ خطبہ جمعہ:- حضور نے فرمایا جب دل ان ریزولیوشنوں کو پڑھیں گے تو ایک پاک تبدیلی پیدا ہوگی۔ حضور نے فرمایا تجدید بیعت کا فلسفہ بھی یہی ہے ورنہ آقا و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کے بعد ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کی بیعت کی کیا ضرورت تھی؟ حضور نے فرمایا۔ یہ ضروری ہے۔ یہ ایک نئی زندگی اور احیائے نو کا وقت ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ حضور نے اپنی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرمایا مجھے لگتا ہے میں کل مر چکا ہوں اور ایک نیا وجود پیدا ہوا ہے۔ ان معنوں میں اب گھر گھر میں نئے وجود پیدا ہونے چاہئیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا جھنڈا تمام دیگر ادیان پر غالب کرنے کا کام کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔